مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بخیر و عافیت ہیں۔

۱۵ ۔ اور ۱۷ تاریخ عمدہ بارش ہوئی۔

مسجد اقصیٰ میں سایہ کرنے کے لئے فی الحال انجمن احمدیہ فیروزپور کے سائبان عاریتاً منگا لئے گئے ہیں۔ جن کی وجہ سے گذشتہ جمعہ کے دن نمازیوں کو بہت آرام ملا۔ نئے سائبان تیار ہو جانے پر یہ واپس کر دئے جائینگے اس کے لئے جناب منتظم صاحب مساجد دارالامان اور انجمن احمدیہ فیروزپور دونوں شکریہ کے مستحق ہیں۔

افسوس ہے کہ صفائی کی طرف پنچایت قادیان نے تا حال توجہ نہیں کی۔ موسم برسات کی وجہ سے تکلیف اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔ سکرٹری صاحب اور پریزیڈنٹ کو جلد توجہ کرنی چاہئے۔

امریکہ میں اشاعتِ احمدیّت

مفتی صاحب کی تازہ چٹھی

اکتیس نومسلمین

چھ مُسلمان سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے

اللہ پاک کی حمد اور ثنا ہے کہ اسکے حبیب سیدنا محمد المصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل عاجز راقم کو ان تھوڑے سے ایام میں جو ملک امریکہ میں داخل ہوئے گذرے ہیں۔ باوجود بڑی مشکلات اور رکاوٹوں کے جو متعصب عیسائیوں کی طرف سے پیش آئیں۔ معتدبہ کامیابی حاصل ہوئی۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ اسوقت ۲۹ نئے جنٹلمین اور لیڈیاں عاجز کی تبلیغ سے داخل دین متین ہو چکے ہیں۔ جن کے اسمائے گرامی مع جدید اسلامی نام درج ذیل ہیں:۔

(۱ و ۲) ڈاکٹر جارج بیکر و مسٹر احمد اینڈرسن۔ یہ ہر دو صاحبان ایک عرصہ سے عاجز کے ساتھ خط و کتابت رکھتے تھے۔ اور مدت سے مسلمان ہو چکے ہوئے ہیں۔ مخلص مسلمان ہیں۔ میں ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ان کا نام اس فہرست میں سب سے اول رکھا جائے۔

(۳) ان کے بعد نومسلموں میں سب سے اول مسٹر پوویج (اسلامی نام نور) ایک معزز تاجر ہیں۔ جو جہاز پر مشرف باسلام ہوئے تھے۔

(۴) تا (۷) رنائٹ فیملی ۔ مسٹر رائٹ ۔ مس نیلی ۔ مس بریٹرس ۔ مس رتھ اس معزز خاندان سے پہلے گلسٹر سٹی میں ملاقات ہوئی۔ اور تبلیغ کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس کے بعد فلاڈلفیا میں ملاقات ہوتی رہی۔ اسلامی نام خدیجہ ۔ عائشہ فاطمہ

دیئے گئے۔ (اور زینب) (۸) مس ایلزبیتھ ٹامسن (صدیقہ) (۹) مس میبی راجرز (حمیدہ) (۱۰) مس جینی اسلامی نام جنت (۱۱) مسٹر لوئیس سی شیلفورڈ۔ ساکن برٹش گائنا۔ اسلامی نام مامون۔ (۱۲) مسٹر اینڈریو سیاک گلیمے متوطن جمیکا (خالد) (۱۳) مسٹر ڈیوڈ طامس۔ ملازم جہاز جمیکن (سلیم) (۱۴) مسٹر لانڈ ہیبری۔ ساکن آریج ریور (حمید) (۱۵) مسٹر جوزف کیمن۔ اصل متوطن پولینڈ۔ حال وارد فلاڈلفیا (یوسف) (۱۶) مسٹر گڈ لاکوہین۔ ایضاً (یعقوب) (۱۷) مسٹر لے س لسالو۔ متوطن انڈھ دنہ (احسن) (۱۸) مسٹر انٹو نیوکلی ریکو۔ (احسن) (۱۹) مسٹر لاؤ روماناکو (حسین) (۲۰) مسٹر جان اونائیل ساکن رورٹن صوبہ نیوجرسی۔ اسلامی نام یحییٰ۔ (۲۱) مسٹر اے جی راخ فورڈ ساکن بوسٹن۔ تاجر تمباکو۔ کتاب ٹیچنگ آف اسلام کا مطالعہ۔ اس نوجوان کے قبول اسلام کا موجب ہوا ہے اسلامی نام حامد۔ (۲۲) مسٹر دکٹر گیر۔ اصل متوطن فرانس حال ملک امریکہ (حمید) (۲۳) مسٹر البرٹ کریمر (محمود) (۲۴) مسٹر میتھیو فیز شیٹ مین (کریم) (۲۵) مسٹر الگزینڈر برن بارٹن۔ اصل متوطن پولینڈ۔ حال ملازم فلیڈلفیا (حلیم) (۲۶) مسٹر کے روسو۔ ساکن ہسپانیہ (سعید) (۲۷) مسٹر فلارنسو کاگاس ساکن لزبن (فضل) (۲۸) مسٹر پال دکشن۔ ساکن بونس ایریز (کرم) (۲۹) مسٹر نیو یارڈمی اور لانڈو ساکن روم (احمد) (۳۰) مسٹر کاسر ماریو (مومن) (۳۱) مسٹر سیلے (امین)

اس ملک میں تبلیغ کا کام بہت سے مختلف پہلوؤں سے کرنا ضروری ہے۔ مگر ان سب کیواسطے بڑے اخراجات مطلوب ہیں۔ ایک دو ورقہ چھپا کر میں نے پانچ ہزار شایع کیا ہے۔ اسپر چالیس ڈالر خرچ ہوئے ہیں۔ اور محصول ڈاک اسکے علاوہ ہے۔ بہت سی ضرورتیں تبلیغی درپیش ہیں جنہیں سے بعض یہ ہیں (۱) چند مختصر ٹریکٹوں کی اشاعت جنہیں دین اسلام کی خوبیاں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صفات حسنہ کا بیان۔ معجزات النبی۔ قرآن شریف کی برکت۔ توریت و انجیل سے صداقت اسلام کا ثبوت۔ تردید اعتراضات بر اسلام۔ فی رسالہ ایک سو ڈالر کا خرچ ہے (۲) ایک ٹائپ رائٹر عمدہ قیمتی ایک سو ڈالر۔ (۳) لیکچر ہال کے واسطے کرسیاں ایک سو ڈالر (۴) نماز کیواسطے چٹائیاں پچاس ڈالر (۵) ایک لائق ٹائپ کلارک۔ ایک گھنٹہ روزانہ کے لئے پچاس ڈالر ماہوار۔ ٹیلیفون پچاس ڈالر سالانہ۔ اس ملک میں لوگ خط وکتابت سے بہت کام نہیں لیتے۔ بلکہ ٹیلیفون سے۔ بعض اور ضروریات بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے سب سامان بہم پہنچائے گا۔

علاوہ ان نومسلموں کے جن کا ذکر رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ چھ مسلمان سلسلہ حقہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جنکے نام یہ ہیں۔ عبدالعزیز۔ محمد شفیع صاحبان۔ ساکن کلکتہ۔ علی اکبر صاحب ساکن غازی پور۔ یہ ہر سہ صاحبان یہاں ایک فیکٹری میں ملازم ہیں۔ مسٹر جیمز صادق ایک تاتاری نوجوان جو چھ سال سے اس ملک میں مقیم ہیں۔ حضرت احمد نبی اللہ کے حالات سنکر ایمان لائے۔ اور ہمارے کام میں صدق دل سے امداد کر رہے ہیں۔ مسٹر محمد جان آفندی فنح میں ملازم ہیں۔ مسٹر احمد بن علی عرب تاجر۔ احباب کرام سے دعاؤں کی درخواست ہے۔ عاجز کی تبلیغی کامیابیوں سے حسد کھا کر بعض حساد عاجز پر حملے کرتے اور بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

واللہ خیر حافظاً

محمد صادق عفا اللہ عنہ ۱۳ جون ۱۹۲۰ء

اخبار احمدیہ

ولادت یہ خبر خوشی سے سُنی جائیگی کہ مکرم جناب سیٹھ عبد اللہ الہدین صاحب سکندرآباد کے ہاں خدا کے فضل سے ۳ جولائی کو لڑکا تولد ہوا۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ دین کے فدائی والدین کے لئے مبارک کرے۔ اور خادم دین بنائے۔

۲۔ ماسٹر فضل کریم انگلش ٹیچر اسلامیہ سکول لدھیانہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ احباب اسکے لئے بھی دعا فرمائیں۔

درخواست دعا فاضل الہدین صاحب سکندرآبادی جو قادیان میں تعلیم پاتے ہیں۔ ڈیڑھ ماہ سے بخار سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ (۲) میری بیوی چھ ماہ سے بیمار ہے احباب شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (شیخ محمد یوسف ٹھیکیدار کنسٹرکٹ کیمپ انبالہ) (۳) منشی گوہر علی صاحب گرداور مبارک پور ملتان کی اہلیہ بیمار ہے۔ شفا کے لئے دعا کی جاوے (عمرالدین احمدی۔ پنجابی۔ احمد آباد) (۴) قاضی محمد شفیق صاحب ایم۔ اے نے امسال ایل۔ ایل۔ بی کا امتحان دیا ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلیٰ امتحانات میں کامیاب ہونیوالے احمدی الہ آباد یونیورسٹی کے سالانہ امتحانات میں مولوی محمد کریم صاحب علوی کاکوری بی اے میں اور مولوی محمد زبیر صاحب بی۔ ایس۔ سی کے امتحانوں میں کامیاب ہوئے۔

نماز جنازہ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ سب اسسٹنٹ سرجن کوہاٹ کی لڑکی امۃ الکریم فوت ہوگئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں۔

جماعت احمدیہ کے گریجوایٹ توجہ کریں

پنجاب کی نئی اصلاح شدہ لیجسلیٹو کونسل میں ایک ممبر پنجاب یونیورسٹی کیطرف سے ہوگا جس کا انتخاب پنجاب یونیورسٹی کے ایسے گریجوایٹوں کی رائے سے ہوگا جنکو ڈگری حاصل کئے کم از کم سات سال ہو گئے ہوں۔ یعنی انہوں نے ۱۹۱۲ء یا اس سے قبل ڈگری حاصل کی ہو۔ مگر رائے دینے کے قابل بننے کیواسطے ایسے گریجوایٹوں کیلئے ضروری ہے کہ ۲۵ ماہ حال سے قبل قبل رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور کے دفتر میں ان کا نام ولدیت۔ سکونت پتہ و نام ڈگری و نام کالج (پرائیویٹ پاس کرنیوالے اسکو نوٹ کردیں) و سال حصول ڈگری بغرض اندراج رجسٹر پہنچ جاوے۔ اس کیواسطے مطبوعہ فارم دفتر امور عامہ سے ملسکتی ہیں۔ پس ایسے تمام گریجوایٹ بہت جلد ہمارے دفتر سے فارم منگوا کر اور انکو پُر کرکے ہمارے پاس بھجوا دیں تاکہ ہم تاریخ مقررہ سے پہلے پہلے دفتر رجسٹرار لاہور میں بھجا سکیں۔ جسکی درخواست تاریخ مقررہ تک دفتر رجسٹرار لاہور میں نہ پہنچیگی۔ وہ رائے دینے کا حقدار نہ ہوگا۔ نیز یاد رکھنا چاہیئے کہ ہماری جماعت کے تمام گریجوایٹ صرف ایک امیدوار کے حق میں رائے دینگے۔ جس کے نام سے انکو بعد میں اطلاع دیجاویگی۔ پس کوئی صاحب کسی امیدوار سے رائے دینے کا بطور خود وعدہ نکریں۔ جب تک کہ یہاں سے اسکے متعلق ہدایت جاری نہ ہو۔ ناظر امور عامہ قادیان

جناب سیٹھ الہدین صاحب سکندرآبادی کے صاحبزادے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۹ر جولائی سنہ ۱۹۲۰ء

پیام کی ہزلیات

(۲)

غیر مبایعین سے خدا سمجھے کہ انکی نظر میں ہمارا ہر ہنر عیب اور ہماری ہر خوبی برائی ہے - بغض اور عداوت، دشمنی اور کینہ توزی کی وجہ سے انھوں نے فیصلہ کر رکھا ہے - کہ ہماری ہر جو بات سنینگے - اس کے خلاف آواز اٹھائیں گے - اور ہماری صحیح اور درست بات کو غلط معنی پہنا کر اور جھوٹے واقعات تراش کر دوسروں کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کی کوشش کرینگے - اس کے لئے خواہ انہیں بددیانتی سے کام لینا پڑے - یا انہیں سے اسکی کوئی پرواہ نہیں کرتے - اور پھر اسی پر بس نہیں کرتے - بلکہ حضرت مسیح موعود کے خلاف ایڑی سے لیکر چوٹی تک کا زور لگانیوالے آپ کی شان میں گندی سے گندی گالیاں بکنے والے آپ پر ہزاروں قسم کی تہمتیں لگانیوالے - آپ کو جھوٹا - فریبی - دغاباز - مفتری کہنے والے آپکے نام کو دنیا سے مٹانے کی سعی ناکام کرنیوالے اگر ہمارے خلاف کوئی جھوٹی خبر مشتہر کرتے ہیں - تو غیر مبایعین کا اخبار "پیام" جھٹ بڑی خوشی کے ساتھ اپنے خاص کالموں میں اسے جگہ دیتا ہے - لیکن اسے مطلع رہنا چاہیئے - کہ اس قسم کی ناپاک کوششوں سے حق نہ کبھی مٹا ہے اور نہ مٹ سکتا ہے - چاند پر خاک ڈالنے والے خود ہی خاک آلود ہوتے ہیں ÷

تھوڑا ہی عرصہ ہوا - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے مولوی عبدالباری صاحب کی دعوت شمولیت خلافت کانفرنس منعقدہ الہ آباد پر ایک رسالہ "معاہدہ ترکیہ" چھپوا کر اپنے قائمقاموں کے ہاتھ وہاں بھیجا جس میں مخلصانہ اور دوستانہ مگر دلیرانہ اور [illegible] طور پر مسلمانوں کو وہ حقیقی سداد بتایا - جسپر عمل پیرا ہو کر انہیں موجودہ آلام اور مصائب سے مخلصی حاصل ہو سکتی ہے - اور جس کے ذریعہ اسلام کی شان و شوکت بحال کی جا سکتی ہے - یہ رسالہ ایک خاصی تعداد میں معزز اور تعلیم یافتہ غیر احمدیوں میں تقسیم کیا گیا - اخبار الفضل میں تمام و کمال شایع ہوا - پھر لاہور کے روزانہ اخبار آفتاب نے اسے شایع کیا - اس طرح اس کا مضمون یقیناً ہزار ہا ایسے لوگوں کی نظر سے گذر چکا ہے - جو ہم سے شدید اختلاف رکھتے ہیں - لیکن کسی ایک شخص نے بھی اس کے خلاف ایک لفظ تک نہیں لکھا - ہاں ایڈیٹر پیغام نے جو "کردنم نہیں عالم بپرس" کا وظیفہ زبان حال سے پڑھتے رہتے ہیں - اسپر خامہ فرسائی کی ضرورت سمجھی ہے جس کی غرض مولوی محمد علی صاحب کی اس خفت اور شرمندگی کو مٹانا معلوم ہوتی ہے - جو "خلافت ٹرکی" کے متعلق کسی قسم کی کوشش نہ کرنے کی وجہ سے انہیں لاحق ہے -

---

مولوی محمد علی ایم اے مولوی محمد علی جنھوں نے کہنے کو تو خلافت وفد میں شامل ہو کر حضور وائسرائے تک کو کہدیا کہ اگر ٹرکی کے حصے بخرے کئے گئے تو ہم وفادار نہ رہینگے - اور کرینگے وہ جو ہم سے بن پڑیگا - مگر جب کچھ کرنے کا وقت آیا تو انہوں نے اپنی مشہور و معروف شجاعت اور دلیری کے صدقے نہ صرف عملی طور پر کچھ نہ کیا - بلکہ ایسی چپ سادھی کہ گویا ہمیشہ کی نیند سو گئے - حالانکہ وہ شملہ کے فرحت افزا مناظر کی دلفریبیوں سے دل بہلا رہے ہیں - حیرت ہے - کہاں تو انکی یہ شورا شوری کہ خلافت ٹرکی کو آیت استخلاف کے ماتحت "خلافت منصوصہ موعودہ" قرار دیں - اس خلافت کا انکار کرنیوالے کو "فاسق" ٹھہرائیں - ٹرکی کے علاقے اس سے علیحدہ کرنے کو "اسلام پر حملہ" کہیں - مقامات مقدسہ سے ٹرکی کا اقتدار ہٹانے کو معاملات مذہبی میں صریح مداخلت بتائیں - لیکن جب یہ سب کچھ ہو جائے - ٹرکی کے حصے بخرے کر لئے جائیں - اور کئی قسم کی قیود میں سلطان ٹرکی کو جکڑ دیا جائے - تو اس قدر بے تعلقی دکھائیں کہ ان کے کان پر جوں تک نہ رینگے - بلکہ وہ شملہ کی بلند و بالا چوٹیوں سے نیچے اترنے کا نام تک نہ لیں - قول اور فعل میں اسقدر فرق کیوں؟ اس کی اصل وجہ تو خدا تعالیٰ ہی کو معلوم ہوگی یا مولوی محمد علی کا دل جانتا ہوگا - البتہ اگر گذشتہ حالات اور واقعات سے کچھ اندازہ لگایا جا سکتا ہے - اور قیاس کوئی چیز ہے - تو کہا جا سکتا ہے - کہ کم ہمتی اور بزدلی آڑے آگئی ہے - جس نے سب قول و قرار پر پانی پھیر دیا ہے - ورنہ اگر مولوی محمد علی قول مرداں جاں دارد کے فلسفہ سے آگاہ ہوتے - تو کبھی اس قدر دون ہمتی سے کام نہ لیتے - بلکہ ضرور عملی طور پر بھی کچھ کر دکھاتے - معلوم ہوتا ہے - پیغام نے مولوی محمد علی کے ساتھیوں کی توجہ اس طرف سے ہٹانے کے لئے امام جماعت احمدیہ کو کوسنے اور گالیاں دینے کا مشغلہ نکالا ہے کہ یہی ان بدقسمت لوگوں کی دلکشی کا سب سے زیادہ موثر فعل ہے - ورنہ کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ مضمون تو ٹرکی کے متعلق لکھا جائے - اور اس میں مخاطب غیر احمدی ہوں - جو خوشی کے ساتھ اسے پڑھیں - اور کوئی بات انہیں قابل اعتراض نظر نہ آئے - لیکن چند مبایعین ہوئی آنکھوں والے مریل سے ایڈیٹر پیغام کو اس میں نقص ہی نقص نظر آئیں - اور وہ بیہودہ سرائی شروع کر دے -

---

ایڈیٹر پیغام نے اپنے مضمون میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کی شان میں جسقدر بکواس کی ہے - اس سے قطع نظر کرتے ہوئے ہم صرف ان سطحیات و ہزلیات پر نظر کرنا چاہتے ہیں - جنکو غالباً ایڈیٹر پیغام نے بدقسمتی سے اپنے متکلمانہ کمالات کے ثبوت میں پیش کیا ہے - سب سے پہلا اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے

"الہ آباد کی کانفرنس کو بغیر سلام مسنون کے "سلمے احباب کرام" کے الفاظ سے مخاطب کیا ہے"

اور اسپر حاشیہ لکھا ہے -

"اسلئے کہ آپکے عقیدے کی رو سے وہ مجمع مسلمانوں کا نہیں - بلکہ کفار کا مجمع تھا"

معلوم ہوتا ہے - ایڈیٹر پیغام کو قدرت کی طرف سے ظاہری بدنمائی کے ساتھ دماغ بھی نہایت ردی ملا ہے کہ اسے اتنا بھی یاد نہیں جس مجمع کا وہ ذکر کر رہا ہے - اس میں مسٹر گاندھی - پنڈت موتی لال - لالہ جپت رائے وغیرہ اصحاب بھی شامل تھے - اور دراصل سارے مجمع کی باگ ڈور انہیں کے ہاتھ میں تھی - جس طرف چاہتے تھے - مسلمانوں کو چلاتے - اور جدھر چاہتے - ادھر ہی کھینچ کر لے جاتے - جیسا کہ معاصر وکیل نے نہایت حسرت اور اندوہ

کے ساتھ اس مجمع کے مسلمان لیڈروں کی بیچارگی کا ذکر بایں الفاظ کیا تھا کہ:-

"الہ آباد کے اجلاس میں جس میں ہندو مسلمان دونوں شامل تھے۔ جب مسز بیسنٹ ڈاکٹر سپرو اور مسٹر چنتامنی نے عدم تعاون یا ترک اشتراک کے خلاف تقریریں کیں تو باوجود اسکے کہ اکثر مسلمان جو جلسہ میں موجود تھے۔ عدم تعاون کے حامی تھے، سب ساکت ہو گئے۔ اور بقول مولوی ظفر علی خان گویا "تمام جلسہ پر اوس پڑ گئی" اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں کوئی ایسا شخص نہ تھا۔ جو ان ہر سہ افراد کے دلائل کا جواب دے سکتا۔ یا عدم تعاون کی تائید میں اپنے دلائل پیش کر سکتا۔ یہ حالت دیکھ کر ایک اور غیر مسلم ہمدرد مسلمانوں کو اس بے بسی کے عالم سے نکالنے کے لئے میدان میں آیا۔ اور اس نے ایک ایسی زبردست تقریر کی۔ کہ مسلمانوں کی جان میں جان آگئی۔"

(وکیل ۱۶ر جون سنہ ۱۹۲۰ء)

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ وہ مجمع جس کو "سلام مسنون" نہ کہنے کا ایڈیٹر پیغام کو گلہ ہے۔ کہاں تک مسلمانوں کا مجمع تھا ایسے مجمع کے متعلق جس میں کرتا دھرتا ہندو اصحاب ہی تھے یہ کہنا کہ اسکو کیوں "بغیر سلام مسنون" کے مخاطب کیا گیا نادانی نہیں تو اور کیا ہے۔

لیکن ہم پوچھتے ہیں۔ اگر "سلام مسنون" نہ کہنے سے یہ سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ مخاطب کرنیوالے کے نزدیک مخاطبین مسلمان نہ تھے۔ بلکہ کافر تھے۔ تو کیا اگر اسی قسم کی مثال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش کی جائے۔ تو پیغام اور اس کا امیر تسلیم کر لینگے۔ کہ مسیح موعود بھی ان لوگوں کو جنہیں آپ نے "بغیر سلام مسنون" مخاطب کیا مسلمان نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ کافر قرار دیتے تھے۔ دیکھئے حضرت مسیح موعود نے آئینہ کمالات اسلام میں ایک مکتوب بزبان عربی لکھا جس کے متعلق صفحہ ۳۶۳ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"اب بطور تحفہ آئینہ پر ہم عربی خط لکھتے ہیں"

یہ عربی خط ہندوستان کے "مسلمانوں" کی طرف ہی نہیں لکھا گیا بلکہ اسکے مخاطب مشائخ ہندوستان اور صوفیاء مصر و شام وغیرہ اسلامی ممالک بھی ہیں۔ مگر جب ہم خط کو دیکھتے ہیں۔ تو وہ "بغیر سلام مسنون" بسم اللہ کے بعد اس طرح شروع ہوتا ہے:-

"الی مشائخ الهند و متصوفة افغانستان و مصر وغیرها من الممالک۔

اما بعد فاعلموا ایها الفقراء الزهاد و مشائخ الهند وغیرها من البلاد الذین وقعوا فی البدعات والفساد"

اور دیکھئے سنہ ۱۹۰۲ء میں جب علماء ندوہ کا جلسہ امرتسر میں ہوا۔ تو اسوقت حضرت مسیح موعود کے متعلق ایک اشتہار شائع ہوا۔ جس کے جواب میں آپ نے ایک ہی دن میں "دعوۃ الندوہ" کے نام سے ایک رسالہ لکھا جس میں بغیر سلام مسنون کے "التبلیغ" کے عنوان سے علماء ندوہ کو یوں مخاطب فرمایا:-

"یا اهل دار الندوة تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم ان لا نحکم الا القرآن"

اسکے بعد اردو عبارت بھی بغیر سلام مسنون کے ہی اس طرح شروع ہوتی ہے کہ:-

"آج ۲۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء کو ایک اشتہار مجھے ملا جو حافظ محمد یوسف پنشنر کی طرف سے میرے نام پر شائع ہوا ہے"

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور مکتوب عربی میں عرب و شام کے لوگوں اور علماء کے لئے لکھا۔ جو "لجۃ النور" کے نام سے شائع ہو چکا ہے وہ بھی حمد و نعت اور پاکوں پر سلام کے بعد اس طرح شروع ہوتا ہے کہ:-

"اما بعد فهذا مکتوب من مظهر البرکات و وارث النبیین عبد الله الاحد ابی محمود احمد عافاه الله و اید"

پس اگر حضرت خلیفہ ثانی کے "سلام مسنون" نہ لکھنے کا یہ مطلب ہے کہ آپ نے اس مجمع کو مسلمانوں کا مجمع نہ سمجھا۔ تو حضرت مسیح موعود نے جو عام مسلمانوں کے مجمعوں کو نہیں۔ انگریزی خوانوں کے مجمعوں کو نہیں۔ ہندوؤں کے زیر اثر مجمعوں کو نہیں بلکہ علماء اور فضلاء کے مجمعوں کو بغیر سلام مسنون مخاطب فرمایا ہے اس سے بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا۔ کہ آپ بھی ان کو مسلمان نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ کافر قرار دیتے تھے۔ اور جن کو حضرت مسیح موعود کافر قرار دیں۔ انکو کافر سمجھنا ہر ایک اس شخص کا فرض ہے۔ جو آپ کو راستباز اور خدا کا برگزیدہ سمجھتا ہے۔

اب پیغام کو چاہیئے کہ اپنے امیر سے یہ اعلان کرائے کہ جن لوگوں کو حضرت مسیح موعود نے "بغیر سلام مسنون" مخاطب کیا۔ وہ مسلمان نہیں۔ بلکہ کافر ہیں۔ ورنہ صاف ظاہر ہے۔ کہ مسیح موعود نے جن لوگوں کو کافر قرار دیا ہے۔ اور جن کو کافر قرار دینا پیغام بھی تسلیم کرتا ہے۔ وہ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک مسلمان ہیں جو صریح طور پر مسیح موعود کی مخالفت ہے۔ غیر مبایعین غیر احمدیوں کو ہمارے خلاف اشتعال دلانے کے لئے شروع سے یہ حربہ چلاتے آ رہے ہیں۔ کہ ہم ان کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ ہم تو جو کچھ سمجھتے ہیں اُسے چھپاتے نہیں۔ اور نہ غیر احمدی اس سے ناواقف ہیں۔ لیکن حیرت یہ ہے کہ خود غیر مبایعین جب کاسہ لیسی کرتے کرتے تھک جاتے ہیں۔ تو غصہ میں آکر غیر احمدیوں کو نہ صرف اسلام سے خارج کر دیتے ہیں۔ بلکہ ان کو ذلیل بندر کہنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ چنانچہ ۲۷۔ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء میں پیغام میں "چند کھری کھری باتیں" کے عنوان سے جو مضمون درج کیا گیا ہے۔ اسمیں ایک طرف تو مغضوبین کے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے

"مغضوب سے مراد یہود قوم کو لیا ہے جنہوں نے تفریط کی راہ اختیار کی۔ اور کونوا قردۃ خاسئین (ہو جاؤ ذلیل بندر) کے مصداق ٹھہرے"

اور اسکے ساتھ ہی غیر احمدیوں کو "تفریط کی راہ اختیار کرنیوالا" قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:-

"غیر احمدی صاحبان ہیں جنہیں سوائے معدودے چند روشن خیال اشخاص کے باقی سب تفریط کے پہلو کو اختیار کئے ہوئے ہیں"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ غیر مبایعین خود غیر احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ بلکہ تفریط کی راہ اختیار کر کے کونوا قردۃ خاسئین کا مصداق بننے والے قرار دیتے ہیں۔

ایڈیٹر پیغام کو اس قدر حواس باختہ نہیں ہونا چاہیئے کہ بعض

میں اُسنے ہم پر یہ طعن کیا ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے اسی پرچہ میں غیر احمدیوں کو یہود اور ذلیل بندر قرار دیا گیا ہے کیا مسلمان نہ سمجھنے کی نسبت یہودی اور ذلیل بندر سمجھنا کوئی اچھی بات ہے۔

حضرت خلیفۃ ثانی نے اپنے مضمون میں ستمبر گذشتہ کے اجتماع کے وقت کے اپنے اس مشورہ کا ذکر کرتے ہوئے کہ سلطنت عثمانیہ کے مستقبل کے متعلق جد و جہد کی بنیاد اس امر پر رکھنی چاہیئے۔ کہ سلطان ترکی کثیر حصہ مسلمانان کے نزدیک خلیفہ ہیں۔ اور باقی تمام مسلمان بھی بوجہ انکے اسلامی بادشاہ ہونے کے ان سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ اس لیے ان سے معاہدہ صلح کرتے وقت تمام عالم کے مسلمانوں کے جذبات کا خیال رکھا جائے۔ یہ لکھا کہ:-

"اگر میرا مشورہ اسوقت تسلیم کیا جاتا تو جماعت احمدیہ کو خلافت کے مسئلہ کے متعلق اپنے خیالات کے اظہار کی ضرورت نہ پیش آتی۔ اور وہ ترکوں کے لئے انصاف کا جائز طور پر مطالبہ کرنے میں اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ شامل ہو سکتی تھی"

اس سے جناب پیغام یہ مطلب اخذ کرتے ہیں:-

"اس شق میں ترکی خلافت زیر بحث نہیں بلکہ ترکوں کے لئے صرف انصاف کا جائز طور پر مطالبہ کرنا ہے۔ مگر چونکہ میرا مشورہ قبول نہیں کیا گیا۔ اسلئے ہم ترکوں کے لئے انصاف کا جائز طور پر مطالبہ کرنے میں بھی دوسرے مسلمان بھائیوں کے ساتھ شریک نہونگے۔

تف ہے۔ ایسی مسلمانی۔ دینداری اور قرآن دانی پر"

لیکن کیا یہ ماتم کی جگہ نہیں کہ ایک نافہم نادان محض ژاژ خائی کرتا ہوا ایک صداقت پر اپنی ناسمجھی سے اعتراض کرکے گالیاں دیتا ہے۔ ہمیں اس کی گالیوں کی پروا نہیں۔ اسکے بڑے امیر قوم نے گالیوں اور بدزبانیوں سے ہمارا کیا بگاڑ لیا ہے۔ کہ یہ کچھ بگاڑ سکیگا۔ ہاں افسوس ضرور ہے کہ ان لوگوں کی عقل اور سمجھ پر کیوں پتھر پڑ گئے ہیں۔

ان الفاظ کا جن پر پیغام نے اعتراض کیا ہے مطلب یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے جو طریقہ ترکوں کے لئے انصاف حاصل کرنے کا اختیار کیا ہے۔ وہ چونکہ ناجائز ہے۔ اسلئے خواہ وہ انصاف ہی چاہتے ہیں۔ تاہم ہم ان کے ساتھ مل کر اور ان کا[1] طریق اختیار کرکے انصاف نہیں مانگ سکتے۔ نہ یہ کہ ہم انصاف مانگتے ہی نہیں۔ فقرہ محولہ میں لفظ "شامل" اس تمام اعتراض کو باطل کر دیتا ہے۔ کیونکہ امام جماعت احمدیہ نے یہ فرمایا ہی کہ ایسی حالت میں ہم ان کے ساتھ نہیں مل سکتے۔ پیغام نے ہم پر یہ اعتراض کر دیا ہے۔ کہ ہم نے غیر احمدیوں کو کہدیا کہ ہم تمہارے موجودہ رویہ کی بناء پر تمہارے ساتھ ملنے سے معذور ہیں۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کی منافقت کا اسکے پاس کیا جواب ہے۔ جو کہ ایک وقت تو ترکی خلافت کو منصوص موعودہ مان کر اس کی حفاظت کے لئے جان دینا اور حکومت وقت سے تعلقات وفاداری منقطع کر دینا کچھ بات نہیں سمجھتے تھے۔ لیکن اب نہ وہ الہ آباد کانفرنس میں شامل ہوئے۔ نہ کوئی مضمون بھیجا۔ نہ اس کانفرنس کی منظور کردہ تجاویز پر عمل پیرا ہونے کا اپنے ساتھیوں کو مشورہ دیا۔ پھر بتائیے۔ قرآن کریم کی تعلیم پر کون عامل ہے۔ اور تف کس پر کہنا چاہیئے۔ اور کس کے ساتھیوں کو اگر پانی ملے۔ تو ڈوب مرنا چاہیئے۔

سیدنا حضرت امام نے جو یہ فرمایا تھا کہ ترکوں کی ہمدردی کے سوال کو مسلمان اس طرح نہ اٹھاتے۔ جس طرح انہوں نے اٹھایا ہے۔ تو شیعوں کو مسئلہ خلافت ٹرکی سے علیحدگی کا اعلان نہ کرنا پڑتا۔ اسپر ایڈیٹر صاحب پیام فرماتے ہیں:-

"افسوس ہے کہ خلافت مآب نے یہاں بھی صداقت کو خیرباد کہدیا۔ اور اپنے مشورہ پر اولوالعزمی کی شان کا بگھار لگاتے ہوئے واقعہ کو از سر تا پا غلط بیان کیا۔ یہ صریح جھوٹ ہے۔ کہ کروڑوں شیعوں نے مسلمانوں کے ساتھ اس معاملہ میں اظہار ہمدردی نہیں کی۔ صرف ایک قلیل تعداد نے جو محمودیوں کی طرح خوشامدیوں پر مشتمل ہے۔ اس سے کسی قدر انحراف کیا تھا۔ مگر بعد میں ان میں سے بھی اکثر رجوع کر چکے ہیں"

لیکن یہ سراسر غلط بیانی اور دھوکہ دہی ہے۔ یا ایڈیٹر پیام کی نادانی اور جہالت کا ثبوت۔ کیونکہ شیعوں کے معزز اور معتبر علماء خاص اپنے دستخطوں سے حسب ذیل اعلان شائع کر چکے ہیں کہ:-

"شیعہ موجودہ مسئلہ خلافت سے بحیثیت شیعہ ہونے کے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ کیونکہ شیعہ مذہب کے مطابق جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا حقیقی جانشین اور خلیفہ سوائے علی بن ابی طالب کے کوئی دوسرا نہیں"

اس اعلان کو پڑھکر کوئی باہوش انسان یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے شیعوں کے مسئلہ خلافت سے علیحدگی اختیار کرنے کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے۔ وہ صحیح نہیں ہے لیکن پیغام کا کوڑ مغز ایڈیٹر اس کو "از سر تا پا غلط" واقعہ قرار دیتا ہے۔ حالانکہ وہ خود یہ کہکر قابل نفرت جھوٹ بول رہا ہے۔ کہ شیعوں کی ایک قلیل تعداد نے جو خوشامدیوں پر مشتمل ہے۔ یہ کہا تھا۔ مگر ان میں سے بھی اکثر رجوع کر چکے ہیں۔ کیا وہ اس بات کا کوئی ثبوت پیش کر سکتا ہے۔ اور شیعہ علماء کا کوئی ایسا اعلان دکھا سکتا ہے۔ جو مذکورہ بالا اعلان کو منسوخ کرنے والا ہو۔ اگر نہیں تو اسے شرم کرنی چاہیئے۔

اسکے مقابلہ میں ان لوگوں کے متعلق جو خلافت ٹرکی کے معاملہ میں حصہ لے رہے ہیں۔ شیعہ کمیونٹی کے اخبار اثناء عشری کے حسب ذیل الفاظ پڑھ لینے چاہئیں۔ جو انکے متعلق لکھتا ہے:-

"بدقسمتی سے شیعوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ جنہوں نے ہوش سنبھالنے کے بعد غیروں میں رہنا سہنا شروع کیا اور نئی معاشرت اختیار کرنے کے بعد انہی میں جذب ہوگئے ایسے شیعہ اپنے آپ کو اسلئے سمجھتے ہیں کہ شیعہ گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ورنہ ان کے حرکات و سکنات سے ہرگز اس امر کا پتہ نہیں چل سکتا۔ کہ اس مقدس مذہب سے کچھ بھی انکو سروکار ہے۔ ایسے اشخاص نے ہمارے فرقہ کو مذہبی اور قومی حیثیت سے بہت کچھ صدمات پہنچائے ہیں اسلئے کہ دنیا اصل حقیقت سے ناواقف ہوکر ان کے قول و فعل کو مذہبی حقیقت سے دیکھا کرتی ہے۔ حالانکہ اس قسم کے لوگوں کو مذہب سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ ان کا مذہب فقط روپیہ پیسہ اور شہرت ہے" (یکم مئی ۱۹۲۰ء)

شیعہ علماء کے اعلان اور مندرجہ بالا تحریر کو سامنے رکھ کر ایڈیٹر پیغام کی دروغگوئی اور بیہودہ سرائی کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

[1] نقل مطابق اصل - ایڈیٹر پیام کی زبان دانی کا ثبوت +

بیت اللہ کی ہتک مسٹر ظفر علی کے قلم سے

مسٹر ظفر علی کو اس میں تو معذور سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے مزخرفات اور مستہزیانہ ترواش ہائے قلم سے ہر اس شخص کے خلاف گل کاریاں کرتے رہیں۔ جس کی مخالفت عوام میں ان کی دوکان چمکا سکے۔ اور یہ بھی ان کے لئے جائز ہے۔ کہ جب اپنی شر انگیزیوں کی وجہ سے حکو... کے پنجہ میں گرفتار ہوں۔ تو اپنے ایمان و ضمیر اور ثبات و استقلال کو جس کے نعرہ ہائے بے ہنگام وہ بڑے زور سے لگائے رہتے ہیں۔ بھول بھال کر اپنی سرخ ٹوپی مع ہنگام تقریر رقص کرنے والے پھندنے کے حاکم اعلیٰ کے پیروں میں ڈال دیں۔ مگر یہ ظلم تو نہ کریں۔ کہ علی الاعلان خدا اور رسول۔ آیات اللہ اور شعائر اللہ کی ہتک کریں ؁

۱۷۔ جون کے زمیندار میں مسٹر ظفر علی صاحب نے سر سید علی امام صدر اعظم حیدر آباد دکن کے متعلق بے ہودہ سرائی کرنے کے بعد ان کے اور حضور نظام کے متعلق لکھا۔ کہ "کیا سومنات اور کعبہ کا ذکر ایک ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ کعبہ کے مقابلہ میں سومنات کا ذکر کسی ہندو صاحب کو ناگوار گذرا۔ اور اس نے ناراضی کا خط لکھا۔ جس کے جواب میں مسٹر ظفر علی بجہال خود زمیندار میں حسب ذیل معذرت نامہ شائع کرتے ہیں کہ:-

"سومنات کا لفظ کعبے کے ساتھ محض شاعرانہ بذلہ سنجی کے طور پر آگیا تھا۔ ورنہ ظاہر ہے۔ کہ آج کل کعبہ میں رکھا ہی کیا ہے۔ وہاں تو شریف حسین کی مسلم کشی اور خلافت آزار حکمت عملی کے صدقے میں بالفاظ استاد ذوق مرحوم ان دنوں اللہ ہی اللہ ہے۔ سومنات میں پھر جناب گاندھی اور جناب مالوی موجود ہیں۔ کچھ ہے تو یہی ہے"

کعبہ کے متعلق خدا تعالیٰ کے اس ارشاد پر ایمان رکھنے والے کہ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبرکا وھدی للعلمین فیہ ایت بینت مقام ابراھیم دیکھیں اور غور کریں۔ کہ جس مقام کو خدا تعالیٰ مبارک اور تمام لوگوں کے ہدایت کا باعث قرار دیتا ہے۔ اور جس میں کھلے کھلے نشان بتاتا ہے۔ اسی کے متعلق مسٹر ظفر علی یہ کہتے ہیں۔ کہ اس میں رکھا ہی کیا ہے۔ اور وہ اب ان کے نزدیک سومنات سے بھی گیا گذرا ہے۔ کیا یہ اس خدا کی جس نے مکہ کو مبارک قرار دیا۔ اور اس رسول کی جس نے اسے بیت اللہ بنایا ہتک نہیں ہے۔ اور اس سے شعائر اللہ کی تذلیل نہیں ہو رہی ہے

شریف مکہ خواہ کیسا ہی ہو۔ اس میں کتنے ہی عیب ہوں اسکے متعلق جو کچھ کہا جاتا ہے۔ وہ درست ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن کیا اسمیں بھی شک ہے کہ وہ مسلمان کہلاتا ہے۔ ایک خدا کو مانتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتا ہے۔ قرآن کریم کو خدا کا کلام سمجھتا ہے۔ جب مکہ خیر و برکت سے اسوقت بھی خالی نہ ہوا جب کہ ابو جہل وغیرہ مشرکین کا تصرف تھا اور جبکہ اسمیں کئی سو بت رکھے ہوئے تھے۔ تو اب شریف کے زیر اقتدار ہونے سے کیونکر اسکے تقدس اور تطہر یا برکت میں فرق آ سکتا ہے اگر اسوقت کعبہ کعبہ نہ تھا۔ اور اس سے سومنات کا درجہ افضل تھا۔ تو یہ مان لینگے۔ کہ شریف حسین کی حکومت سے کعبے کے شرف و مجد و بزرگی میں فرق آگیا ہے۔ اور اس کا رتبہ سومنات سے بھی گھٹ گیا ہے۔ لیکن اگر کفار و مشرکین کے زیر اقتدار ہونے کے باوجود کعبہ سرور عالم سید الکونین۔ خاتم النبیین کا قبلہ مختم تھا۔ اور اس میں خیر و خوبی تھی۔ تو آج شریف حسین کی حکومت سے اس کی شان میں کیسے فرق آ سکتا ہے۔ اور وہ سومنات سے کیسے گھٹ سکتا ہے۔ لیکن کیا حیرت اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ مولویت کے مدعی اور لیڈری کے دعویدار مسٹر ظفر علی ایک ہندو کی ذرا سی ناراضی سے ڈر کر اس کی رضا جوئی کیلئے بیت اللہ ہاں اس بیت اللہ کے متعلق جسے خدا نے شرف اور مجد عطا کیا ہے۔ ایسے ناپاک الفاظ استعمال کر سکتے ہیں۔ جو کسی سخت سے سخت دشمن اسلام کے منہ سے نکلنے بھی ممکن نہیں ؁

مسیحیت پر ضرب شدید

ہوس آف لارڈز میں ۱۴ جون کو لارڈ بک ماسٹر

مسٹر Buckmaster کا بل متعلق طلاق باوجود آرچ بشپ اوف کنٹربری کی مخالفت کے پاس ہو گیا۔ اور دانایان انگلستان نے اپنے عمل سے مسیحیت کے ناقابل عمل اصولوں میں سے ایک اور کو ترک کر کے اسلام کی جامع حسنات تعلیم میں سے ایک اصل کو اوسکی جگہ دی ہے۔ یعنی طلاق یافتہ مرد و عورتوں کو شادی کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے ۱۴ جون کے ٹائمز میں آرچ بشپ اوف کنٹربری کی تقریر کو ناقابل اطمینان بتایا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ محض یہ کہنا کہ دوبارہ شادی الٰہی قانون کے خلاف ہے" وزنی امر نہیں۔ بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ "آیا یہ قانون رفاہ عام کا کام کرے گا؟ اور کہ اس کی حقیقی ضرورت بھی ہے یا نہیں؟" ٹائمز نے اپنے ریمارکس میں آرچ بشپ کی عمدگی سے خبر لی ہے۔ اور مذاق کرتے ہوئے کہا ہے۔ "ان کی تقریر سننے والوں کو اس امر کے نیچے چھوڑ دیا ہے آرچ بشپ کی رائے میں۔ یہ بل گو الٰہی قانون کے خلاف ہے۔ تاہم اگر لوگوں کی کافی تعداد اس کی خواہاں ہو۔ اور موجودہ قانون کی سختی واقعی کافی طور پر زیادہ ہو۔ تو وہ اسپر مزید غور کر سکیں گے"

اشاعت اسلام اور جماعت احمدیہ

ہمارے معاصر روزنامہ صحیفہ حیدر آباد دکن میں "امریکہ میں اشاعت اسلام" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا اقتباس حسب ذیل ہے "غور کیجئے کہ اشاعت اسلام کے مسئلہ کی طرف ایک زمانہ سے مسلمانوں کو متوجہ کیا جا رہا ہے۔ ارباب علم کی طرف سے اس کا جواب ہمیشہ یہ ملا۔ کہ جو لوگ اسلام کے حقائق و معارف سے واقف ہیں۔ اور جن کی یورپ و امریکہ جرأت کر سکتا ہے۔ یعنی علماء انگریزی یا دیگر یورپین زبانوں سے ناواقف ہیں۔ اور جو مغربی زبانیں جانتے ہیں۔ ان میں اکثر ایسے نفوس ہیں۔ جو اسرار و غوامض اسلامیہ تو درکنار شاید یہ بھی نہیں جانتے۔ کہ تیمم میں بھی کلی کرنا فرض ہے یا نہیں۔ اور اسوقت تک ان ہی وجوہات کی بنا پر یہ مسئلہ ابھر ابھر کر دب گیا۔ قادیانی جماعت نے سب سے پہلے اس عقدہ کو حل کرنا چاہا۔ اور انہوں نے ایک ایسی جماعت تیار کی جو مغربی زبان سے واقف تھی۔ ان کو قادیان میں رکھ کر کچھ دن مذہب کے اصول و فروع کی تعلیم دی گئی تھی کہ چند سال میں انہوں نے ایک ایسا

کلام الامام

خطبۂ نکاح

مسلمانوں نے اسلام کی کیا گت بنائی ہے

کچھ دن ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے دو نکاحوں کا اعلان کرنے سے قبل حسب ذیل خطبہ فرمایا:-

جہاں اسلام دین فطرۃ ہے یعنی فطرت جس کی مخالفت نہیں وہاں یہی دین اب ایسے تغیرات کے نیچے گیا ہے۔ کہ اگر لوگ اسکو فطرت کے مخالف کہیں۔ تو غلط نہیں۔ آج دنیا کے سامنے جو اسلام لوگ پیش کرتے ہیں۔ اسکو دیکھ کر اگر کوئی شخص کہدے۔ کہ اس مذہب کو اپنے پاس ہی رکھو تو بے جا نہیں انسانوں میں نقص ہوتے ہیں۔ مگر ایسے نہیں کہ ان کا کوئی بھی حصہ جسم سلامت نہ ہو۔ کسی کی ناک نہ ہوگی۔ کسی کا کان نہ ہوگا۔ کوئی کانا ہوگا۔ کسی کے دانت ٹوٹے ہوئے ہونگے کسی کے جسم پر زخم ہوگا۔ لیکن کوئی ایسا نہ ہوگا کہ جس کی کوئی چیز بھی سلامت نہ ہو۔ ایسا شخص خیال میں نہیں آسکتا جس کی شنوائی نہ ہو۔ بینائی نہ ہو۔ گویائی نہ ہو۔ اور کان اور ناک کٹے ہوں۔ ہاتھ نہ ہوں۔ پاؤں نہ ہوں۔ غرضیکہ جسم کا کوئی حصہ سلامت نہ ہو۔ مگر اسلام کی موجودہ شکل ایسی بنا دی گئی ہے کہ سر سے پیر تک اس میں نقص ہی نقص دکھائی دیتے ہیں۔

کیسی عجیب بات ہے کہ وہ صداقت اور حقانیت سے پُر مذہب جسکے مقابلہ میں تمام دنیا کے فلسفیوں کی نظریں جھک جاتی تھیں۔ اور آنکھیں کھل جاتی تھیں۔ بجائے اس کے کہ کوئی اسکو باپ دادا کا مذہب خیال کرکے مانے اسکو ایسا بھیانک کر دیا گیا ہے۔ کہ ایسا شخص جو حقیقت سے بے خبر ہو۔ اس سے ڈرتا ہے۔

سب سے پہلے ہم خدا کے وجود کو لیتے ہیں۔ آجکل لوگ خدا کو جس رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ اس سے ڈر لگتا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ اس سے محبت پیدا ہو۔ نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اس کی شان کے متعلق ایسی ایسی باتیں بیان کرتے ہیں کہ جسکو سنکر ہنسی آتی ہے۔ وہ خدا وحدہٗ لاشریک ہے لیکن مسلمان کہلانے والے اسکے مقابلہ میں غیروں کو سجدہ کرتے ہیں۔ ارواح کو نذریں دیتے۔ اور ہر ایک شرک کی چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ مسلمانوں میں ایسے بھی ہیں۔ جو کالی پر زبان چڑھانے والوں کے آگے نذریں پیش کرتے ہیں۔ جو زیادہ موحد بنتے ہیں۔ وہ بھی شرک میں مبتلا ہیں کیونکہ وہ مسیح کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ اس نے جانور پیدا کئے تھے۔ حضرت خلیفہ اول اپنے ایک استاد کی رؤیا سنایا کرتے تھے۔ جو بھوپال میں رہتے تھے۔ انھوں نے دیکھا ایک پل کے نزدیک ایک شخص پڑا ہے۔ جس کی بہت ہی بری حالت ہے۔ اپاہج ہے۔ لنگڑا۔ لولا۔ اندھا۔ اور تمام جسم زخموں سے بھرا پڑا ہے۔ یہ اس کے پاس گئے اور کہا کہ اے شخص تو کون ہے۔ اس نے کہا کہ میں اللہ میاں ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو پڑھتے سنتے رہے ہیں کہ آپ ہر قسم کے نقصوں سے پاک ہیں۔ مگر یہ کیا نقشہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے کہا کہ میں تو بے نقص ہی ہوں۔ مگر اہل بھوپال جسکو اور جیسے کو خدا کہتے ہیں۔ اس کی یہ حالت ہے۔ اور بھوپال میں میری یہی حیثیت ہے۔ انھوں نے تو بھوپال میں ہی خدا کی یہ حیثیت دیکھی تھی۔ لیکن اصل میں آجکل تمام مسلمانوں کے خدا کی یہی حالت ہے۔ انہوں نے خدا کا ایسا نقشہ بنا رکھا ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ اس سے محبت اور عشق پیدا ہو۔ اس سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔

پھر خدا کے بعد انبیاء ہوتے ہیں میں ملائکہ کو چھوڑتا ہوں۔ اگرچہ انہوں نے ملائکہ کو بھی نہیں چھوڑا اور محض انسان کی گنہگاری کو معمولی ثابت کرنے کے لئے فرشتوں کے متعلق کہدیا کہ دو خاص فرشتہ ایک کنچنی پر عاشق ہو گئے تھے۔ جو آج تک سزا بھگت رہے ہیں کہتے ہیں۔ فرشتوں نے اعتراض کیا تھا۔ کہ انسان دنیا میں رہکر گنہگار ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تم بھی وہاں جاؤ۔ تو پتہ لگے۔ چنانچہ جب وہ دنیا میں آئے تو آتے ہی ایک کنچنی پر عاشق ہو گئے۔ اور آج تک اس کی سزا بھگت رہے ہیں) اور نبیوں کو چھوڑ کر اپنے نبی سے بھی انہوں نے اچھا سلوک نہیں کیا۔ اپنا استاد سب کو زیادہ پیارا ہوتا ہے۔ مگر انہوں نے اپنے استاد کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ آپ کے دشمنوں نے منافقت کے رنگ میں آپ کے خلاف جسقدر گندی باتیں منسوب کی تھیں۔ ان سب کو انہوں نے متبرک قرار دیکر اپنی کتب میں جگہ دی۔ اب اگر کوئی انکار کرے۔ تو وہ مسلمانوں کے نزدیک احادیث کا منکر بنتا ہے۔ نبی کریمؐ کے وقت میں منافقین جو مسلمان کہلاتے تھے۔ آپ پر خفیہ ہی خفیہ گندے سے الزام لگاتے تھے۔ آپ کے اخلاق اور چال چلن پر اعتراض کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت صاحب کے وقت میں بھی بعض احمدی کہلانیوالے آپ پر الزام لگاتے تھے۔ مثلاً نبی کریمؐ کے متعلق مشہور کر دیا تھا۔ کہ آپ اپنی (پھوپھی زاد) بہن کو دیکھ کر اس پر عاشق ہو گئے۔ پہلے پہل تو ان لوگوں میں ایسی باتیں ظاہر کرنے کی جرأت نہ تھی۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد یہی باتیں حدیثیں بن گئیں۔ اور کتابوں میں نقل ہونے لگیں۔ غرض رسول اور ایسا رسول اور استاد اور ایسا استاد کہ جس کی نظیر نہیں۔ اس پر بھی اعتراض جڑ دیئے۔ اسی طرح بیسیوں باتیں ہیں جو کہ آپ کے متعلق کتابوں میں بھی لکھ دی گئی ہیں اور اب انکو اپنے عقائد میں داخل کیا جاتا ہے۔

مسلمانوں کی عملی حالت

اب رہے اعمال ان کی بھی صورت بدل گئی۔ اعمال میں سے صرف نماز کو لیتا ہوں کہ سب سے بڑی عبادت ہے۔ اس کو کچھ لوگ تو ایسی شکل دیتے ہیں۔ کہ نماز ایک ورزش کی صورت بنجاتی ہے پھر ایک ایسی نماز ہوتی ہے۔ کہ اس کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ ہمیشہ یہ مثال بتایا کرتے تھے۔ کہ جیسے مرغ دانے چنتا ہے۔ یا تو عبادت ایسی بھی جاتی ہے۔ کہ جب بیٹھے۔ تو اُٹھے نہیں۔ پیچھے پر چراغ لگا ہوا ہو۔ ہاتھ میں تسبیح ہو منکا ضرور گر رہا ہو۔ خواہ منہ سے گالیاں ہی نکل رہی ہوں یہیں قادیان میں ایک شخص تھا۔ وہ مرزا سلطان احمد صاحب کے باغ میں رہتا تھا۔ احمدیوں کا سخت مخالف تھا۔ اور سخت گندی گالیاں دیا کرتا تھا۔ اس کے ہاتھ میں تسبیح ہوتی تھی۔ جس کے دانے پر دانے گرتے رہتے تھے۔ اور زبان سے "او سورا" وغیرہ گالیاں نکلتی جاتی تھیں۔ گویا اللہ کے ذکر کی بجائے گالیوں کا ذکر تسبیح پر کرتا تھا۔ پھر زکوٰۃ ہے۔ اول تو خود دیتے ہی نہیں۔ اور جو دیتے ہیں وہ عجیب عجیب حرکتیں کرتے ہیں۔ ہمارے ملک میں زیادہ

زکوٰۃ دینے والی قوم خوجوں کی ہے۔ اسکے متعلق اپنے ملک کا حال حضرت خلیفہ اول اس طرح سنایا کرتے تھے کہ وہ ہزاروں روپے زکوٰۃ نکالتے۔ لیکن گھڑے میں ڈالکر اوپر دانے ڈال دیتے۔ اور مسجد کے کسی طالب علم کو بلاکر کھانا کھلاتے اور کہتے۔ میاں طالب علم اس گھڑے میں جو کچھ ہے۔ وہ ہم نے تیری ملک کیا۔ جب وہ قبول کرلیتا۔ تو اس کو کہتے۔ اچھا تم اسے کہاں لئے پھروگے ہمارے پاس ہی بیچ دو۔ اور پھر دو چار روپیہ میں خرید لیتے گویا وہ اس طرح خدا کے فرض سے بھی سبکدوش ہوجاتے اور رقم بھی ہاتھ سے نہ جانے پاتی یہ تو ظاہری اعمال کی کیفیت ہے۔

اخلاقی حالت

اب رہے اخلاق ان کی یہ کیفیت ہے۔ کہ جب تک فحاش نہو۔ اور گندی سے گندی گالیاں اور کفر کے فتوٰی نہ شایع کرے۔ مسلمان لوگ مولوی نہیں سمجھا جاتا۔ معاملات میں ان سے بھی بری حالت ہے۔ دوسرے ممالک میں نہ معلوم کیا حالت ہے۔ ہمارے ملک کی یہ کیفیت ہے۔ کہ بڑے بڑے مسلمانوں نے سرکار میں لکھوایا۔ کہ لڑکیاں ہماری جائداد کی وارث نہ سمجھی جائیں سرکاری حکام نے ان کو اچھی طرح ذلیل کرنے کے لئے ان سے اقرار لئے۔ کہ کیا تمہیں اسلامی شریعت منظور نہیں۔ انہوں نے لکھوادیا۔ کہ ہمیں شریعت منظور نہیں رواج منظور ہے۔ اور اسپر ان کے انگوٹھے لگوائے گئے۔

نکاح میں بدرسومات

نکاح کا معاملہ کیسا پاک معاملہ تھا۔ اور اسمیں کس قدر خوف اور ڈر کی ضرورت تھی۔ لیکن مسلمانوں نے اس کی وہ بری گت بنائی ہے۔ کہ جس کی حد نہیں۔ اور جو لوگ مصلح بنتے ہیں۔ جب ان کا خود معاملہ پیش آتا ہے۔ تو ان کے ہاں بھی لغویات ہوتی ہیں جنکے متعلق وہ کہدیتے ہیں۔ کہ اگر ایسا نہ کریں تو رشتہ داروں میں تفرقہ ہوتا تھا۔ جب تک باجے۔ آتش بازیاں اور کنچنیوں کے طائفے ساتھ نہوں۔ ان کی شادیاں ہی نہیں ہوتیں۔ ابھی چند دن ہوئے۔ ہمنے ایک مولوی صاحب جو ایک مسجد کے امام بھی تھے کے متعلق اخبار میں پڑھا تھا۔ کہ انہوں نے اپنے بیٹے کی شادی پر دو طائفے منگائے۔

ایک مصلح کی ضرورت

غرض کسی پہلو سے دیکھا جائے اسلام میں خرابیاں ہی خرابیاں پیدا کردی گئی ہیں جب اسقدر نقص ہر طرف پھیلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی مصلح ضرور آنا چاہیئے تھا۔ اور ان نقائص کو دیکھ کر احمدیوں کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے مصلح کو قبول کرکے کیا حاصل کیا ہے۔ ان کی شادیوں میں کوئی ایسی فضول رسم نہیں ہوتی۔ نہ باجا ہوتا ہے۔ نہ ڈوم مراثی ہوتے ہیں۔ نہ سٹھنیاں دی جاتی ہیں۔ بلکہ یہ ہوتا ہے کہ مسجد میں لوگ ذکر اللہ کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ انکو کہا جاتا ہے۔ کہ ٹھیر جاؤ۔ ایک نکاح کا اعلان ہوگا پھر ان کو وہ کلمات سنائے جاتے ہیں۔ جنمیں ان کو بتایا جاتا ہے۔ کہ یہ معاملہ نکاح جو تم کرنے لگے ہو۔ ایک آدھ دن کے لئے نہیں۔ بلکہ عمر بھر۔ بلکہ نہ صرف عمر بھر کے لئے بلکہ عاقبت تک کے لئے ہے۔ اس لئے خوب سوچ لو اور اپنی نیتوں کو صاف کرلو۔ پھر اعلان کردیا جاتا ہے۔ کہ فلاں کا فلاں سے نکاح کیا گیا۔ کجا یہ نکاح اور کجا وہ نکاح اگر اور باتوں کو نہ دیکھا جائے۔ یہی کتنی بڑی خدمت اسلام ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب نے کی۔ اور اگر غور سے دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے علم کلام ہی نیا پیش نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے اسلام کے ان تمام نقائص کو دور کردیا ہے۔ جو پیدا ہوگئے تھے عقاید کو درست کیا۔ تمدن کو درست کیا۔ غرض سب باتوں کو درست کیا۔ اور اسلام کو ایسا خوبصورت بنادیا۔ جیساکہ وہ آج سے تیرہ سو برس پیشتر تھا۔ اسلئے احمدیوں کو خدا کا شکر گذار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ خدا کا وعدہ ہے کہ اگر ہم شکر گذار ہونگے۔ تو ہمارے لئے اس کی نعمت اور بڑھیگی۔ اور اگر ناشکری کرینگے۔ تو پھر اس کا عذاب بھی سخت ہے۔ پس یہ ہم پر احسان ہوا ہے جس کے لئے ہمیں شکر گذار ہونا چاہیئے۔ صداقت کا وہ دریا جو چلا آرہا تھا۔ اس زمانہ میں ریت کے نیچے دب گیا تھا۔ لیکن حضرت مرزا صاحب نے پھاوڑا لیکر ریت ہٹادی۔ اور دریا کو ہمارے لئے جاری کردیا اب اگر ہم اس کو چھوڑدیں تو ناشکر گذار ہونگے۔

غیروں میں نکاح کا طریق

غرض حضرت مرزا صاحب کے ذریعہ ہم پر جو فیضان ہوا۔ وہ ہمارے ہر معاملہ پر حاوی ہے۔ مثلاً یہی نکاح کا معاملہ ہے۔ جو اس کی سادہ صورت ہے۔ وہ ہمارے سوا اور کہیں نظر نہیں آتی۔ دوسرے لوگوں میں جو طریق مروج ہے۔ اس کی صورت یہ ہے۔ کہ پرانے خطبے چلے آتے ہیں۔ جو فارسی میں ہیں۔ اور وہی پڑھے جاتے ہیں۔ اس سے اتنا تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج سے پانچ چھ سو سال قبل تک مسلمانوں کی حالت اچھی تھی۔ وہ ماثورہ نصائح کو اپنی زبان میں سنا دیتے تھے۔ لیکن اس کے بعد ایسا تغیر ہوگیا کہ نصائح کی اصل غرض فوت ہوگئی۔ ایسے ملا جو کچھ نہیں پڑھے ہوئے فارسی میں خطبہ پڑھتے ہیں۔ اور کہلواتے ہیں "بگو کہ من قبول کردم" مشہور ہے۔ کہ ایک بڑھا ہوا شخص تھا اس کا جب نکاح ہوا۔ ملا صاحب نے اسے کہا "کہہ بگو کہ من قبول کردم" اس نے کہا۔ من قبول کردم۔ ملا صاحب نے کہا۔ یوں کہو بگو کہ من قبول کردم۔ اسنے کہا۔ نکاح تو میرا ہورہا ہے۔ میں کس کو کہوں۔ پھر مہر شرعی کا مسئلہ ہے ایک ایسا نکاح دیکھنے کا مجھ کو بھی اتفاق ہوا تھا۔ خطیب صاحب نے کہا کہ مہر شرعی رکھا گیا ہے۔ میں نے پوچھا مہر شرعی کیا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۳۲ جو مروج ہے۔ میں نے کہا کہ کس روایت سے ثابت ہے۔ کہنے لگے۔ یہ تو میں نہیں جانتا۔ حالانکہ رسول کریم سے لیکر صحابہ تک میں تھوڑے سے تھوڑا مہر بھی تھا۔ اور بڑے سے بڑا بھی۔ اگر ایک انگشتری دینا اور قرآن کریم کی کسی سورت کا حفظ کرا دینا بھی مہر ہوتا تھا۔ تو تیس تیس ہزار بھی مہر مقرر ہوا ہے۔ نبی کریم کے اول مخاطب چونکہ عرب تھے۔ اس لئے جو آیات حضور تلاوۃ فرماتے تھے۔ وہ ان کو خوب سمجھ لیتے تھے۔ مگر ہمارے لوگ چونکہ اس سے ناواقف ہیں۔ اس لئے ان کو بتانا پڑتا ہے۔

نکاح کے اغراض

یہ آیات جو پڑھی جاتی ہیں۔ ان میں سے میں ایک کو لیتا ہوں اور کسی قدر بیان کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد و اتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ اے لوگو۔ اللہ کا تقوٰی اختیار کرو۔ اور

غور کرو۔ کہ تم نے کس کے لئے کیا کیا ہے۔ نکاح کا معاملہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ آج کا ہی معاملہ نہیں۔ بلکہ عمر کے لئے ہے۔ اور پھر قیامت تک کے لئے ہے۔ اسلئے تمہیں اس میں تقوے مدنظر ہونا چاہیئے۔ اور تمہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ نکاح کے بعد تم پر کیا ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ اس عورت اور اس کے رشتہ داروں کی طرف سے کیا ذمہ واریاں ہوتی ہیں۔ بعض لوگ بعد میں کہتے ہیں۔ کہ ہمیں کیا معلوم تھا عورت ایسی ہوگی۔ مگر ان کا فرض تھا کہ پہلے تحقیق کر لیتے پھر بعض لوگ شادی کر لیتے ہیں۔ لیکن جب خرچ کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو کہتے ہیں۔ کہاں سے لائیں۔ انہوں نے پہلے کیوں نہ سوچا۔ پھر بعض لوگ جھوٹ موٹ کہتے ہیں۔ لڑکا ایسا ہے یا لڑکی ایسی ہے اتنی جائداد ہے۔ اتنا زیور دینگے۔ لیکن بعد میں جب ان کا جھوٹ ظاہر ہو جاتا ہے۔ تو فساد پیدا ہوتا ہے اگر حکم ہے۔ تقویٰ سے کام لو۔ اسی طرح کہتے ہیں ہم تو خوبصورت سمجھے تھے۔ حالانکہ ہر شخص کا خوبصورتی کا معیار الگ ہوتا ہے۔ پھر بعض عورتیں اس قسم کی ہوتی ہیں۔ کہ جہاں آئیں۔ فوراً کہتی ہیں۔ ہمیں تو الگ کر دو۔ یہ تو شریعت کہتی ہے۔ الگ مکان ہو۔ مگر بعض کہتی ہیں۔ کہ جہاں مرد کے ماں باپ ہیں۔ ہم اس شہر میں بھی نہیں رہ سکتیں۔ پھر بعض عورتوں پر اس قسم کے ظلم ہوتے ہیں۔ کہ الاماں! ہزاروں بیچاری غم سے سل میں مبتلا ہو کر مر جاتی ہیں۔ پس فرمایا کہ پہلے سوچو۔ اور پھر کسی جگہ معاملہ کرو۔ یہ نہیں کہ پہلے کر لو۔ اور پیچھے سے نصیحت ہوتی پھرے۔ اصل چیز تقویٰ ہے۔ اگر خدا کا تقوے مدنظر ہو گا۔ تو کام درست ہو جائینگے۔ اور فرمایا یاد رکھو۔ اللہ ہر ایک کام جو کرتے ہو۔ اس سے واقف ہے۔ اس سے بھی نیتوں کی صفائی اور معاملات میں صفائی یہ پیدا کرنے کی تعلیم دی۔ اور کیسی اعلیٰ تعلیم تھی۔ لیکن افسوس اس کو بھی مسلمانوں نے خراب کر دیا ۔

نامہ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر۔ ۱۰ر جون سنہ ۱۹۲۰ء)

ایک احمدی لیڈی کا اخلاص

ہماری معزز اور مخلص بہن مس امۃ اللہ کاکس Amatullah Cox ان تازہ سعید رُوحوں میں سے ایک ہے۔ جو لوائے احمدؐ کی پناہ میں آ چکی ہیں۔ اور جن کو احمدیت کے ساتھ اخلاص اور محبت ہے۔ یہ خاتون برابر اپنا چندہ دیتی ہے۔ اور ہمیشہ علم کو بڑھانے کی کوشش کرتی ہے۔ بہت نیک دل ہے۔ جب اس نے ریویو آف ریلیجنز میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی اپیل متعلق چندہ لنڈن مسجد پر ایک بچے کے اپنی تمام پونجی کو اللہ کے راستہ میں دینے کا وعدہ پڑھا۔ اور مولوی ابو الہاشم خان کے دلچسپ مضمون کا مطالعہ کیا۔ تو اسکے قلب پر بہت اثر ہوا۔ اور وہ دار التبلیغ میں آکر مبلغین سے اسطرح ہمکلام ہوئی۔

Send there five Shil-
lings to his Holiness
for handing over the
boy who gave all his
savings in the London
mosque Fund,
Let him know that
an Ahmadi sister
miles away appreciates
his action.

"یہ پانچ شلنگ حضرت اقدس کی خدمت میں بھیجدیں تا حضور یہ رقم اس لڑکے کو دیدیں۔ جس نے اپنی تمام پونجی لنڈن مسجد کے چندہ میں دیدی۔ تا اس لڑکے کو علم ہو۔ کہ میلوں کے فاصلہ پر ایک احمدی بہن اس کی اس نیکی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے"

ایک انگریز نومسلم اور رمضان

محبی اخویم عبد اللہ بائمسلے اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں :۔

"ہم میاں بیوی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ نہایت مہربان اللہ کے وفادار خدام بنیں۔ ماہ رمضان انسان کو قرب الٰہی کا موقعہ دیتا ہے۔ کیونکہ روزہ رکھنے سے انسان متواتر اللہ تعالےٰ کے حیرت انگیز احسانات پر غور کرتا اور اسی طرح ذات باری کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

کاش! ہم آج سے برسوں پہلے ملاقی ہوتے۔ مگر انشاء اللہ اب بھی زیادہ دیر نہیں ہوئی۔

ایک مصری نومسلم کا خط

اخویم محمد اسحٰق فیتھ اپنے اسلام قبول کرنے کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :۔

" مرسلہ لٹریچر اور خط کا مطالعہ کرنے کے بعد مجھے اسلام کی نہایت قیمتی تعلیم کا گرویدہ ہو جانے کے سوا چارہ نہ رہا بے شک میں قبل ازیں انگلستان سے باہر قرآن کریم کا مطالعہ کیا ہوا تھا۔"

ایک مصر اور ٹیچنگ آف اسلام

مسٹر ایم اے رمزی ایک مصری نوجوان تحریر فرماتے ہیں۔ "ٹیچنگ آف اسلام ایک نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اور میں نے اس کا مطالعہ نہایت دلچسپی سے کیا ہے۔ اور حق تو یہ ہے۔ کہ مجھے اسلام کے متعلق بہت سا علم حاصل ہوا ہے۔" صاحب موصوف نے اس کتاب کو اپنے ایک اٹالین دوست کو بھی پڑھایا ہے۔

ویسٹرن اینڈ ایسٹرن سٹوڈیو میں لیکچر

پہلے لکھا جا چکا ہے کہ ۸ مئی کو جناب چوہدری فتح محمد سیال کا لیکچر ویسٹرن اینڈ ایسٹرن سٹوڈیو میں بڑی شان سے ہوا۔ گذشتہ جمعہ ۴ جون کو خاکسار نے اسی جگہ District officer in India "ہندوستان میں افسر ضلع" کے مضمون پر تقریر کی۔ اور دوران تقریر میں کپتان ڈگلس کے منصفانہ فیصلہ کا ذکر کرکے حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور مسیح ناصری سے مماثلت کا حال بیان کیا۔ تقریر کے بعد سلسلہ سوالات و جوابات شروع ہوا جس میں سلسلہ احمدیہ کی مخصوص تعلیم اور حضرت احمد نبی اللہ کے دعاوی پر مزید روشنی ڈالی گئی تقریر کے بعد بابو عزیز الدین صاحب نے سوالات میں حصہ لیکر ایسے سوال کئے جن کا جواب سراسر تبلیغ سلسلہ تھا۔ الحمد للہ علی ذلک

پارک میں تقریریں

ہائیڈ پارک میں ہفتہ و اتوار کو برابر جلسہ کر کے تقریریں کی جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سمجھدار مرد و عورتوں پر خوب اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ ذیل میں ایک تعلیم یافتہ معزز جینٹلمین سے واقف انگریز کے خط سے کچھ اقتباس دیا جاتا ہے:

"آپ کی نہایت پرجوش تقریر تھی۔ جس نے مجھے تو موحد سننے والا شخص بنا دیا۔ میں نے جو کچھ آپ کی زبان سے سنا۔ اس سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ اسلام اللہ کی توحید کو تسلیم کرنے والے ہر مذہب کی خوبیوں کو برقرار رکھتا ہے۔ یا یوں کہو کہ آپ خوبیوں کو قائم رکھتے اور بگڑی باتوں کو ترک کرتے ہیں کئی برس ہوئے کہ میں رومن کیتھولک تھا۔ اور پادری مقرر ہونے والا تھا۔ لیکن پادریوں کے لئے غیر شادی شدہ ہونے کی شرط اور "اقرار گناہ" کے عقیدہ سے میں متفق نہ ہو سکا۔ نہ ہی میں اس بات کو تسلیم کر سکا۔ کہ یسوع دوسرے اپنے انبیاء کو جو اس سے قبل گذر چکے ہیں۔ کسی طرح بہتر تھا۔ میں اب کسی گرجا سے تعلق نہیں رکھتا۔ اور نہ ما نا گرجا اب ایسی سمت فرقہ بندیوں میں مبتلا ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے سے کوسوں دور ہیں۔ میں وسیع القلب ہوں۔ خدائے واحد پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور اسے تمام جہانوں کا خالق مانتا ہوں۔ رنگ میرے راستہ میں کوئی روکاوٹ نہیں۔ میرے نزدیک تمام مرد مرد اور عورتیں عورتیں ہیں خواہ وہ کسی رنگ اور کسی نسل سے تعلق رکھتی ہوں۔ میں ہمیشہ سے حق کا متلاشی رہا ہوں۔ اور میں اس خیال سے باز نہیں رہ سکتا۔ کہ آپ کو اللہ نے میری رہنمائی کیلئے راستہ میں لا کھڑا کیا۔ میں خوش ہونگا۔ اگر آپ اسلام کے پورے مطالعہ میں میری امداد کریں۔"

آپ کا بہت صادق جیمز ولیم لیڈر

انگلینڈ میں ایک نئی تحریک

از مسٹر محمد احمد ساگر چند بیرسٹر ایٹ لا

تاریخ کے مطالعہ سے پتہ ملتا ہے۔ کہ قوموں کی ترقی اور ان کا زوال ان کے چال و چلن پر منحصر ہوتا ہے۔ پس لوگوں کا چال چلن بچپن سے عمدہ رکھنے کیلئے۔ انگلینڈ میں ایک ایسوسی ایشن بنام ہیلتھ اینڈوم ایسوسی ایشن آف آنر بنائی گئی ہے کیونکہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جیسا چال چلن بچوں کا ہوگا۔ ویسا ہی چال چلن ان کا بڑا ہونے کے بعد ہوگا۔ انگریزی میں ایک ضرب المثل ہے۔ کہ بچہ انسان کا باپ ہے۔ اسلئے شیخ سعدی کے اس مصرعہ پر عمل کرتے ہوئے کہ سر چشمہ باید گرفتن بمیل۔ یہ ایسوسی ایشن جاری کی گئی ہے۔ اور ہر ایک شخص جو اس کا ممبر بنتا ہے۔ اس کو اپنے کوٹ کے بٹن ہول میں پہننے کیلئے ایک خاص تمغہ دیا جاتا ہے۔ اور وہ بذریعہ تحریر یہ وعدہ کرتے ہیں۔ کہ وہ عمدہ چال چلن کے رہینگے۔ اور دوسروں کو بھی بدچلنی سے بچائینگے۔ انگلینڈ میں بڑے بڑے آدمی اب اس ایسوسی ایشن کے ممبر ہو گئے ہیں۔ ہندوستان میں بھی اسکو فروغ دینا چاہئیے۔ یہ ایسوسی ایشن ایک بہت عمدہ ماہوار رسالہ بھی چھاپتی ہے۔ جس میں صحت کی بابت بہت خوبصورت آرٹیکل چھپتے ہیں۔ اور ان میں بتایا جاتا ہے کہ ہم بغیر دوائی کے استعمال کے کیونکر ہر موسم اور ہر حالت میں اپنی صحت کو بہت عمدہ بنائے رکھ سکتے ہیں۔ اور اپنی عمر کو بڑھا سکتے ہیں۔ سب ہندوستانیوں کو چاہئیے کہ اس ایسوسی ایشن کے ممبر بن جائیں۔ اور یہ رسالہ بنام ہیلتھ اینڈ ایفی شینسی بھی خرید لیا کریں۔ اس رسالہ کا سالانہ چندہ صرف چار شلنگ مع محصول ڈاک یعنی تین روپیہ کل کے ریٹ سے دو روپیہ سے بھی کم ہے۔ اور ایسوسی ایشن کا ممبر بننے کا چندہ صرف ڈیڑھ شلنگ سالانہ ہے۔ تمغہ کی قیمت بھی ڈیڑھ شلنگ ہے۔ ممبروں کو کسی قدر لٹریچر بھی مفت بھیجا جاتا ہے۔ ایسوسی ایشن کا پتہ یہ ہے:-

Health Promotion Ltd.
19, Ludgate Hill
London. E.C.4.

ہر شخص کو چاہئیے کہ اس خوبصورت باتصویر رسالے Health and Efficiency کا نمونہ کا پرچہ جو مفت ملتا ہے منگا کر دیکھے۔ ایڈیٹروں کو چاہئیے کہ اس کے نہایت مفید مضامین کو ترجمہ کر کے اپنے اہل ہند کے فائدہ کیلئے اپنے اخبارات میں شائع کرتے رہا کریں۔

اس اخبار کے دفتر میں ایک خوبصورت کتاب بنام سیکسول فزیالوجی از ٹرال صاحب چھپی ہے۔ جس کا ترجمہ اردو میں ہونا چاہئیے اس میں جوانی اور شادی کے حالات اور بچوں کی پیدائش پر خوب روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور یہ بات بھی بتائی گئی ہے۔ کہ ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی سے کس طرح پیدا کر سکتے ہیں۔ مکمل کتابوں کی فہرست اوپر کے پتہ سے مفت مل سکتی ہے۔

انجمن اسلامیہ امرتسر اور احمدی

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم۔ پچھلے دنوں میں نے سنا تھا۔ کہ تمام مرزائی ماسٹر صاحبان اسلامیہ سکول امرتسر سے صرف اسی باعث علیحدہ کئے جائینگے۔ کہ وہ مرزائی ہیں۔ اسکے متعلق مجھے ایک روز ماسٹر وہاب و خاں صاحب سابق ڈرل ماسٹر اسلامیہ سکول امرتسر سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ میں نے اس امر کی بابت ان سے دریافت کیا تو انہوں نے نہایت سنجیدگی اور متانت سے کہا کہ "معمولی بات ہے۔ خدا کیطرف سے کئی قسم کی آزمائشیں انسان پر آتی ہیں۔ خدا کی رضا پر شاکر ہیں۔ جو ہو گا دیکھا جائیگا" اس کے سوا کوئی الفاظ ان کی زبان سے اہل سنت الجماعت کے برخلاف نہ نکلا حالانکہ میں توقع اس بات کی رکھتا تھا۔ کہ ایک آدھ گالی ایسے ریزولیشن کے محرک کو ضرور نکال ہی دینگے۔ مگر ایسا نہ ہوا۔ اب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ کہ چند ایک ماسٹر صاحبان سکول مذکور سے صرف انکے عقاید ہی کی وجہ سے برطرف کئے گئے ہیں۔ یا انہوں نے خود ہی ناگہانی بلا کو آتے دیکھ کر خود استعفیٰ داخل کر دیئے ہیں۔ اول تو میں اس معاملہ کو اسلامی نقطہ سے دیکھتا ہوں۔ کہ اسلام میں ایسا سلوک ایک کلمہ گو کا دوسرے کلمہ گو سے کہاں تک بجا ہے۔ آنحضرت صلعم کی مبارک زندگی کیطرف دیکھیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت کا کافروں سے کیسا برتاؤ تھا۔ اور وہ دشمنوں کے حق میں بھی نیک ہی دعا کرتے تھے۔ اور دشمن کو احسان و مروت سے ہی گرویدہ کر لیا کرتے تھے۔ آج وہ زمانہ ہے۔ کہ ہمارے علماء دین جن کو کہ ہماری رہنمائی کا فخر حاصل ہے۔ ایسی تہذیب سے گری ہوئی مثالیں پیش کر کے اسلام کے پاک نام پر دھبہ لگا رہے ہیں۔ اور دیگر مذاہب والوں کو موقع دے رہے ہیں۔ کہ وہ خواہ مخواہ نکتہ چینی کریں۔

دوسرے نقطہ سے دیکھتا ہوں۔ تو لیڈران قوم یا ملک . . . بتفرق و یکجہتی کا خوشنما سرود گا رہے ہیں مگر ایسے واقعات ضروری ہے۔ کہ اس دل خوش کن راگ میں بدمزگی پیدا کریں۔ اور سننے والوں پر پورا پورا اثر نہ ہو۔ بہرحال انجمن اسلامیہ امرتسر کا یہ رویہ گو ان کی خاص جماعت کے لیے خوش کن ہو۔ مگر عام پبلک پر اس کا برا اثر ہوگا۔ فقط

نیاز مند (ڈاکٹر) محمد یوسف بدر (بی۔ ایس سی۔ ایل۔ ایم۔ ایچ) امرتسر

(نوٹ) مکرمی ایڈیٹر صاحب مجھے معاف کریں۔ میں آپ کی جماعت میں شامل نہیں ہوں۔ جو کچھ عرض کیا گیا ہے۔ خلوص نیت سے کیا گیا ہے۔

(اشتہارات)

ہرایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اوّل حضرت مولانا مولوی نورالدین کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اوّل کا بتایا ہوا

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا اور فرمایا۔ کہ یہ وہ چیز ہے۔ جس سے لوگ ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کرایا۔ اور خدا کا شکر ہے۔ کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع اٹھایا۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

میں اس سرمہ اور ممیرا کو محض اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں۔ یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامت نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیابند اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ ممیرا قسم اوّل ۵ فی تولہ۔ اصلی ممیرا عه فی تولہ۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ ان کے لئے بہت مفید مجرب اور مقوی بصر ہے خصوصاً طلباء کیلئے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ۔ مثانہ سلس البول و سیلان منی و بہوست و درد مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عه فی تولہ

المشتہر

احمد نور کابلی۔ تاجر مہاجر قادیان گورداسپور

جدید کتب

حربہ آسمانی آنحضرت صلعم کی متشابہات اور حضرت مسیح موعودؑ کی محکمات پیشگوئیاں بیان کی گئی ہیں۔ اور مولوی ثناء اللہ کے مباہلہ کی حقیقت ظاہر کی گئی ہے۔ نہایت دلچسپ تبلیغی رسالہ ہے۔ قیمت ۲ر

پنجابی کتب

شہادت مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کا دلچسپ پنجابی نظم میں مفصل بیان ہے۔ باردوم طبع ہوئی ہے۔ قیمت ۵ ر

مسدس در وفات مسیح مصنفہ مولف چٹھی مسیح۔ باردوم طبع ہوئی ہے ا ر

نشان مہدی جدید تبلیغی سی حرفی۔ لطیف پیرائے میں احمدیت کی تبلیغ ہے۔

سچ بیان۔ وفات مسیح پر مقبول و معروف نظم۔ باردوم طبع ہوئی ہے۔ ۲ ر

اسباق القرآن

کا مزید حصہ ۹۲ صفحہ تک تیار ہو گیا ہے۔ صفحہ ۱ سے ۹۲ تک کی قیمت ۸ ر اور صفحہ ۴۵ سے ۹۲ تک کی قیمت ۳ ر معہ محصول ڈاک جو نسا حصہ مطلوب ہو اسی قدر قیمت کے ٹکٹ وصول ہونے پر اسباق ارسال کر دیئے جائینگے۔ تھوڑی قیمت کا وی پی موزون نہیں ۔

کتبخانہ حضرت مسیح موعود کی خدمت کا کل چارج بھی کتاب گھر کو مل گیا ہے۔ حضرت اقدس کی تصانیف موجودہ میں سے جو احباب کو مطلوب ہو پتہ ذیل سے طلب کریں۔ تاجروں کو تاجرانہ کمیشن بھی دیا جاویگا۔

اسلام کی پہلی کتاب یہ مقبول و معروف کتاب عرصہ سے نایاب ہو گئی تھی۔ اب دوبارہ تین حصوں میں بمع ضروری ترمیم اور اضافہ کے چھپ گئی ہے۔ تمام ضروری اور اہم مسائل اسلام اور احمدیت کے متعلق جو آجکل پیش آتے ہیں سب کو بالتفصیل اور آسان پیرائے میں بیان کر دیا گیا ہے قیمت ہر سہ حصہ ۵ ر مکمل ۱۵ ر پتہ ذیل سے منگالیں۔ مہتمم احمدیہ کتاب گھر قادیان

از محکمہ ڈپٹی کلکٹر اوّل منصف درجہ اوّل

باجلاس مولوی محمد نواب خاں صاحب منصف درجہ اوّل سرکار ریاست مالیر کوٹلہ

اشتہار حسب آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی

بلونت سنگھ نابالغ پسر کہر سنگھ ذات جٹ ساکن موضع میہرنہ کلاں ضلع لودھیانہ بولایت مسمی راگھو چچا خود	بنام پھنا پسر تکو عرف فتو ذات جٹ سکنہ موضع باٹھاں تھانہ تحصیل احمد گڑھ مدعا علیہ

دعویٰ دلایا پانے مبلغ لعه کلدار بروئے تمسک مرقومہ ۲۶ جولائی ۱۹۲۰ء

مقدمہ مندرجہ عنوان کا دعویٰ منجانب مدعی دائر ہو کر سمن بنام مدعا علیہ جاری کیا گیا مگر اس پر تعمیل نہیں ہوئی۔ بیان مدعی سے معلوم ہوا۔ کہ کبھی ڈلہ کی بار چلا جاتا ہے اور کہیں کہیں روپوش ہوتا ہے۔ اور تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ چنانچہ ڈلہ کی بار بھی سمن بھیجے گئے۔ وہاں بھی اوسپر تعمیل سمن نہ ہوئی۔ لہذا بتقرر تاریخ ۵ جولائی ۱۹۲۰ء بذریعہ اشتہار مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ تاریخ پیشی پر حاضر عدالت ہذا ہو کر جواب دہی مقدمہ کرے۔ ورنہ اسکے خلاف کاروائی یکطرفہ کیجائیگی۔ ۱۰ جولائی ۱۹۲۰ء دستخط محمد نواب خاں ثاقب منصف درجہ اوّل

ممالک غیر کی خبریں

بروسا پر یونانی قبضہ

لنڈن - ۱۱ - جولائی - قسطنطنیہ یونانیوں نے بلا مزاحمت بروسا پر قبضہ کر لیا ہے۔ متعدد احرار نے اطاعت قبول کر لی ہے۔

ترکی فوجوں سے ہتھیار چھن گئے

قسطنطنیہ کی تمام فوجوں کے ہتھیار عدم ثبات کے خوف سے چھین لئے گئے ہیں ؛

ہنٹر کمیٹی کی رپورٹ پارلیمنٹ میں

لنڈن ۹ جولائی - دار العوام امرتسر کی بحث کے وقت کھچا کھچ بھرا ہوا تھا - جنرل ڈائر سر مائیکل اوڈوائر بھی موجود تھے - ان کے علاوہ چند نامور اور معزز ہندوستانی بھی شریک تھے - اس بحث کے ابتدائی مراحل دل ہلا دینے والے تھے - جن کی نظیر موجودہ پارلیمنٹ میں شاید اس سے پہلے نہ دیکھی گئی ہو گی - مسٹر مانٹیگو نے جوش میں آکر خوب زور دار تقریر کی - جس کے دوران میں حکومت کے موید چیرز دیتے رہے - مسٹر چرچل کی تقریر کا بھی نمایاں اثر پڑا - اور مسٹر ایسکوئیتھ کی تقریر کا اثر تسکین دہ تھا -

بادشاہ سلامت کا پیغام فلسطین کو

لنڈن ۱۱ جولائی بادشاہ سلامت نے فلسطین کو ایک پیغام بھیجا ہے - جس میں ہز میجسٹی نے باشندوں کو یقین دلایا ہے - کہ حکم برداری کے فرائض کامل غیر جنبہ داری کے ساتھ پورے کئے جائینگے - اور حکومت برطانیہ آئندہ فلسطین کی ہر نسل و مذہب کے حقوق کا احترام کرنے کا مصمم ارادہ رکھتی ہے - اور بادشاہ سلامت ملک کی آئندہ ترقی کو گہری دلچسپی سے دیکھینگے ؛

جنرل ڈائر کے لئے امدادی فنڈ

انگلشمین کلکتہ کو ایڈیٹر مارننگ پوسٹ لنڈن کی طرف سے ایک تار دیا ہیں مضمون ملا ہے کہ مارننگ پوسٹ نے جنرل ڈائر کے لئے چندہ کی فہرست کھولدی ہے تاکہ اسکی امرتسر والی کارروائی پر اظہار پسندیدگی کیا جائے آپ بھی اپنے کالموں میں چندہ کی فہرست کھولیں - انگلستان میں چندہ کی اپیل کا جواب بہت حوصلہ افزا مل رہا ہے معلوم ہوا ہے کہ انگلشمین بھی فنڈ جاری کر دیا ہے -

ایران میں بالشویکوں کا اجتماع

لنڈن - ۱۰ جولائی - رویٹر کو معلوم ہوا ہے - کہ بالشویکوں کی اور بہت سی چھوٹی چھوٹی جماعتیں ساحل ایران کے مختلف مقامات پر اتری ہیں ؛

پولینڈ کے ساتھ صلح کی درخواست

سپا ۱۱ جولائی ذرائع سیمی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے - کہ مسٹر لائڈ جارج نے فیصلہ کر لیا ہے کہ بالشویکوں سے پولینڈ کے ساتھ صلح کرنے کی درخواست کی جائے - اگر یہ بالشویکوں نے منظور نہ کیا - تو مسٹر لائڈ جارج پولینڈ کو برطانیہ کی امداد پیش کرینگے ؛

پنجابی دستے نے ترک قوم پرستوں کا مقابلہ کیا

لنڈن ۷ - جولائی - قسطنطنیہ کا تار مظہر ہے - کہ قوم پرستوں کی واپسی پر چند روز سکون رہنے کے بعد کچھ بے قاعدہ سپاہی بیکس میں آموجود ہوئے - وہاں کے باشندے جنہیں زیادہ تر یونانی تھے - خوف زدہ ہو کر بھاگ نکلے - اور کشتیوں میں جا کر پناہ لی - پنجابی دستے نے جس کے چند آدمی مارے گئے تھے - برابر گولیوں سے جواب دیا - تباہ کن جہازوں نے حملہ آوروں پر گولہ باری کی -

ہندوستان کی خبریں

عدم تعاون کا اعلان یکم اگست کو ہڑتال اور جلسے

مجلس عدم تعاون ہند بمبئی نے عدم تعاون کے متعلق ہدایات شائع کر دی ہیں - جن کا خلاصہ یہ ہے - کہ یکم اگست کو مکمل ہڑتال کی جائے - مگر مزدور اور ملازمین کارخانہ داروں اور آقاؤں سے اجازت لیکر ہڑتال میں شامل ہوں -

(۲) دعائیں کریں روزے رکھیں ۔

(۳) تمام ملک میں ہر جگہ جلسے منعقد کئے جائیں -

ان جلسوں کے لئے جو ریزولیوشن تجویز ہوئے ہیں - ان کا خلاصہ یہ ہے :-

(۱) عدم تعاون جاری رہیگا - جب تک شرائط صلح ترکی ترمیم نہ ہو - (۲) حکومت برطانیہ کے مدبروں سے گذارش ہے - کہ وہ ان شرائط میں منصفانہ ترمیم کریں -

(۳) ان قراردادوں کی نقول وائسرائے کو بھیجی جائیں - کہ وہ حکومت برطانیہ تک ان کو پہنچا دیں -

(۴) کوئی جلوس نہ نکلے - امن قائم رہے -

(۵) خطاب یافتہ لوگ جو اس تحریک سے ہمدردی رکھتے ہیں اپنے خطابات واپس کر دیں

سندھ کے تارکان وطن کی دوسری اسپیشل ٹرین

سندھ کے تارکان وطن کی پہلی سپیشل ٹرین ۹ جولائی کو لاڑکانہ سے روانہ ہو کر پشاور پہونچ چکی ہے - اب معلوم ہوا ہے کہ دوسری اسپیشل ٹرین ۳۰ جولائی تک تیار ہو جائیگی ؛

اسپیشل کانگریس کلکتہ میں ہوگی

پنڈت موتی لال نہرو نے اندہرا کانگریس کمیٹی کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے - کہ کانگریس کے اسپیشل اجلاس کیلئے کلکتہ کا اعلان کر دیا گیا ہے - اور کلکتہ نے بھی اسے منظور کر لیا ہے -

تارکان وطن کی لاہور سے اسپیشل ٹرین

اعلان ہوا ہے کہ پنجاب کے تارکان وطن کا قافلہ اسپیشل ٹرین کے ذریعہ ۲۰ جولائی کو لاہور سے روانہ ہو گا جسکے صدر مولوی حاجی احمد علی تجویز ہوئے ہیں -

سرکاری مطبع میں ہڑتال

کلکتہ ۱۵ جولائی - کل سرکاری مطبع واقع ہیسٹنگز سٹریٹ اور دہرم تلا برانچ کے سات ہزار کاریگروں نے ہڑتال کر دی -

سیاسی تعلیم کے لئے مدرسہ

مدراس - ۱۲ جولائی - تنجور کی خبر ہے کہ ۱۱ جولائی کو مسٹر سری نواس آئینگر نے وہاں ایک قومی مدرسے کی رسم افتتاح ادا کی - جو اس لئے کھولا گیا ہے کہ دیہات میں سیاسی خیالات پھیلانے والے اشخاص تیار کرنے کے لئے قومی سیاسیات پر درس دئے جایا کریں -

سرکاری کارخانوں میں کاریگروں کی مجالس

شملہ ۱۲ جولائی - حکومت ہند سرکاری کارخانوں میں مزدوروں کی مجالس قائم کرنے کے امکان پر غور کر رہی ہے ولایت کے بہت سے کارخانوں میں ایسی مجالس ہیں - جن کے نصف اراکین منتظمین کی طرف سے ہیں نصف کارکنوں کی طرف سے۔ گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ سرکاری مطابع میں اس قسم کی مجالس کی تجویز قائم کی جائیں ؛

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)